سوال

(504)کسی شخص کے اکرام اور تعظیم کیلیۓ جانور ذبح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض عربوں میں یہ عادت ہے کہ وہ بوقت حاجت ایک دوسرے کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں ‘کبھی کبھی طالب رضا بکری لے کر آتا ہے اور اللہ کے نام پر ذبح کرنے کے بعد ہی دروازہ سے داخل ہوتا ہے اور کبھی وہ بکری لے کر آتا ہے تو وہ جس شخص کیلیۓ بکری لایا ہوتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ : ''عقیرہ'' حرام ہے اور وہ اسے اپنےلیے مخصوص کرلیتا ہے لیکن اسکی رضا کا طالب اس کے اکرام میں ایک دوسری بکری ذبح کردیتا ہے تو کیا ان دونوں یا ان میں سے کسی ایک کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کے کسی دوسرے کیلیۓ بکری وغیرہ ذبح کرنے سے اگر مقصود اس کی عزت افزائی ہے کہ وہ خود بھی اور اس کے رفقاء بھی اسے کھائیں ‘ نیز جسے بھی ان کے ساتھ کھانے کی دعوت دی جائے ‘وہ بھی شریک ہوجائے تو یہ جائز ہے بلکہ صحیح احادیث نے اس کی ترغیب بھی دی ہے ‘چنانچہ حضرت ابوہریرۃؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

«مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ» (صحیح بخاري)

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیۓ کہ اپنے مہمان کی عزت کرے''۔

اسی طرح ابوشریح کعبیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

«مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ» (صحیح بخاري)

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو ‘اسے چاہیۓ کہ اپنے مہمان کی عزت کرے ‘اس کا انعام ایک دن رات ہے اور مہمان نوازی تین دن اور پھر اس کے بعد صدقہ ہے ‘ کسی کیلیۓ یہ حلال نہیں کہ وہ کسی کے پاس اس قدر قیام کرے کہ اسے مشقت میں ڈال دے''۔

کبھی ذبح کرنے سے مقصود محض تعظیم وتکریم ہوتی ہے خواہ بعد میں ذبیحہ کھانے کےلئے پیش کیا جائے یا نہیں ‘تو یہ جائز نہیں بلکہ یہ شرک اور موجب لعنت ہے کیونکہ یہ بھی لغیر اللہ کے عموم میں داخل ہے ۔ علیؓ سے روایت ہے :

حَدَّثَنِي (رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم) بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ، قَالَ: فَقَالَ: مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قَالَ: «لَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ» (صحیح مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائیں (۱) جو اپنے والدین پر لعنت کرے 'اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے اور (۲) جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے 'اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے (۳) جو کسی بدعتی کو ٹھکانا دے 'اللہ تعالیٰ اس پر بھی لعنت فرمائے (۴) اور جو زمین کی حدود کو مٹائے 'اللہ اس پر بھی لعنت فرمائے''۔

لہٰذا اس طرح کے ذبیحہ کو کھانا جائز نہیں ہوگا خواہ ذبح کرنے والا اس پر اللہ تعالیٰ ہی کا نام کیوں نہ لے کیونکہ اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ''عقیدہ'' کی تقدیم سے اس کا مقصود 'غیر اللہ کی تعظیم اور خالصتاً اس کی تکریم ہے 'نہ کہ اس کے گوشت سے کھانا مقصود ہے اگر وہ زندہ جانور پش کرے اور مسترضی اسے لے لے اور مہمانوں کیلئے ذبح کر دے یا مہمانوں کیلئے کسی اور جانور کو ذبح کر دے تو اس طرح کے جانور کو کھانا جائز ہے کیونکہ اسے اس کی تعظیم کیلئے ذبح نہیں کیا گیا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج3ص461

محدث فتویٰ